9412- ختنہ کی کیفیت اوراس کے احکام

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمارے لیے یہ واضح کریں کہ ختنہ کیا ہے، اوراس کی جگہ کونسی ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے پیدا ہونے والے بچے کے احکام کے متعلق ایک بہت قیمتی کتاب لکھی ہے جس کا نام "تحفۃ المولود فی احکام المولود" رکھا ہے، اوراس کتاب میں ختنہ اوراس کے احکام کے متعلق ایک باب مخصوص کیا ہے جس میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے، ہم ذیل میں اس کی تلخیص اوراس کے علاوہ دوسرے اہل علم کی کلام بھی پیش کرتے ہیں :

1– ختنہ کا معنی و مفہوم :

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

الختان خاتن کا اسم فعل ہے، اوریہ النزال اورالقتال کی طرح مصدر ہے، اور ختنہ والی جگہ اسی نام سے موسوم ہے، اور حدیث میں ہے :

"جب دونوں ختنے مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے"

اورلڑکی کے لیے خفض کا لفظ استعمال ہوتا ہے، کہا جاتا ہے : ختنت الغلام ختنا وخفضت الجاریۃ خفضا .

اور عضو تناسل میں اسے اعذار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور جو ختنہ کے بغیر ہو اسے المعذور یعنی اغلف اوراقلف کہا جاتا ہے .

دیکھیں تحفۃ المولود (152/1).

2– ختنہ کرانا ابراہیم علیہ السلام اوران کے بعد والے انبیاء کی سنت ہے :

بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر کے بعد ختنہ کرایا، اور کلہاڑی کے ساتھ ختنہ کیا گیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6298) صحیح مسلم حدیث نمبر (2370)

حدیث میں لفظ "القدوم" استعمال ہوا ہے، اس کے دو معنی کیے جاتے ہیں ایک تو کلہاڑی اور دوسرا یہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

راجح یہی ہے کہ حدیث میں وارد شدہ لفظ سے مراد آلہ ہے (کلہاڑی) ابو یعلی نے علی بن رباح کے طریق سے روایت کیا ہے کہ :

"ابراہیم علیہ السلام کو ختنہ کرانے کا حکم دیا گیا، تو انہوں نے کلہاڑی کے ساتھ ختنہ کرایا جس سے انہیں بہت تکلیف ہوئی تو اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی کی کہ : آپ نے بہت جلدی کی قبل اس کے ہم آپ کو آلہ کا بھی حکم دیتے، تو ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے : اے میرے پروردگار میں نے تیرے حکم میں تاخیر کرنا ناپسند کی" اھ

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ختنہ بھی ان خصلتوں میں شامل تھا جن کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا تو ابراہیم علیہ السلام نے انہیں پورا کیا تو اللہ تعالی نے انہیں لوگوں کا امام بنا دیا.

اور یہ بھی مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص تھے جن کا ختنہ کیا گیا، جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے، صحیح یہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کرایا تھا، اور عیسی السلام تک ان کے بعد آنے والے رسول اور ان کے پیروکار بھی ختنہ کراتے رہے، عیسی السلام نے بھی ختنہ کرایا اور نصاری بھی جس طرح عیسائی یہ اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے خنزیر کا گوشت حرام کیا اسی طرح وہ ختنہ کا بھی انکار نہیں کرتے...

دیکھیں : تحفۃ المودود (158-159).

ختنہ کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سب قولوں میں سب سے زیادہ قریب قول یہ ہے کہ :

مردوں کے لیے ختنہ کرانا واجب ہے، اور عورتوں کے لیے سنت، اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ :

مردوں کے حق میں مصلحت نماز کی شروط میں سے ایک شرط طہارت و پاکیزگی کی طرف لوٹتی ہے، اس لیے کہ اگر یہ چمڑی باقی رہے تو عضو تناسل کے سوراخ سے نکلنے والا پیشاب اس میں باقی رہ کر جمع ہو گا اور پھر جب بھی حرکت کرے تو جلن اور سوزش کا باعث بنے گا، یا پھر جب یہ چمڑی دبائی جائے تو یہ پیشاب نکل کر باقی جاتی کو بھی نجس کرے گا.

اور عورت کے حق میں زیادہ سے زیادہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ : اس کی شہوت میں کمی ہوگی، اور یہ طلب کمال ہے، نہ کہ اذیت کو زائل کرنے کے باب سے تعلق رکھتی ہے.

دیکھیں : شرح الممتع (1/133-134).

امام احمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں رقمطراز ہیں :

ختنہ مردوں کے لیے واجب اور عورتوں کے لیے باعث عزت و تکریم ہے لیکن ان پر واجب نہیں. اھ

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ المقدسی (1/115).

3- ختنہ کی جگہ :

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ابو البرکات اپنی کتاب "الغایۃ" میں لکھتے ہیں :

مرد کا ختنہ کرتے وقت عضو تناسل کے سرے کی چمڑی کاٹی جائیگا اور اگر اس میں سے اکثر حصہ کی چمڑی کاٹنے پر ہی اکتفا کیا جائے تو جائز ہے، اور لڑکی کا ختنہ کرنے والی ختنہ کرتے وقت زیادتی نہ کرے بلکہ گوشہ کاٹے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ختنہ کرنے والی عورت سے فرمایا تھا : جب تم ختنہ کرو تو اس (چمڑی) میں سے کچھ حصہ باقی رہنے دو.

خلال رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الجامع" میں باب "ختنہ کرتے وقت کس چیز کو کاٹا جائیگا" کے تحت بیان کیا ہے کہ :

مجھے محمد بن حسین نے خبر دی کہ فضل بن زیاد نے انہیں بیان کیا کہ امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :

ختنہ کرتے وقت کتنی چمڑی کاٹی جائیگی ؟

تو امام صاحب کا جواب تھا : حتی کہ عضو تناسل کا حشفہ (یعنی اگلا سرا) ظاہر ہو جائے.

اور حشفہ عضو تناسل کے سرے کو کہتے ہیں.

دیکھیں : لسان العرب (47/9).

اور ابن صباغ اپنی کتاب "الشامل" میں رقمطراز ہیں :

مرد پر واجب یہ ہے کہ ختنہ کے وقت وہ عضو تناسل کے سرے پر موجود چمڑی کو کاٹے حتی کہ عضو تناسل کا سارا حصہ واضح ہو جائے، لیکن عورت کا ختنہ کرتے وقت وہ چمڑی کاٹی جائیگی جو شرمگاہ کی اوپر والی طرف دونوں پلڑوں کے درمیان مرغ کی کلغی کی طرح ہے، اور جب اسے کاٹ دیا جائے تو اس کی اصل باقی رہے جو کھجور کی گٹھلی جیسی ہو.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

صحیح اور مشہور یہ ہے کہ حشفہ یعنی عضو تناسل کے سرے کو ڈھانپنے والی ساری چمڑی کاٹی جائے. اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (351/1).

جوینی کہتے ہیں : عورت کا ختنہ کرتے وقت اتنی مقدار کاٹی جائیگی جس پر اس کے نام کا اطلاق ہوتا ہو، ان کا کہنا ہے :

حدیث میں اس کا بیان ملتا ہے جو اسے کم کاٹنے پر دلالت کرتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اشمی ولا تنہکی"

یعنی اس کی اونچی جگہ باقی رہنے دو اور اسے جڑ سے ہی نہ کاٹ ڈالا کرو، اشم اونچی جگہ کو کہتے ہیں.

دیکھیں : تحفۃ المودود (190-192).

حاصل یہ ہوا کہ : لڑکے کا ختنہ کرتے وقت وہ چمڑی کاٹی جائیگی جس نے عضو تناسل کا سر اڈھانپ رکھا ہے، اور لڑکی کا ختنہ کرتے وقت وہ حصہ کاٹا جائیگا تو شرمگاہ کی اوپر والی جانب مرغ کی کلغی نما زحصہ ہوتا ہے.

4- ختنہ کرانے کی مشروعیت کی حکمت :

مرد کا ختنہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ختنہ کیے بغیر مرد کے لیے پیشاب سے مکمل طہارت و پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ پیشاب کے کچھ نہ کچھ قطرات اس چمڑی کے نیچے جمع ہوجاتے ہیں جس کی بنا پر خدشہ ہے کہ بعد میں نکل کر کپڑے اور بدن کو نجس اور ناپاک کردینگے.

اسی لیے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ختنہ کی سلسلہ میں سختی کیا کرتے تھے.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس معاملہ میں بہت سختی برتتے تھے اور ان سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر وہ ختنہ نہ کروائے تو اس کا نہ تو کوئی حج ہے اور نہ ہی نماز.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (115/1).

اور عورت کا ختنہ کرنے کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کی شہوت کو اعتدال میں لایا جائے تاکہ اس میں توسط پیدا ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

آیا عورت ختنہ کرائے گی یا نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا :

جی ہاں عورت ختنہ کرائے گی، اور اس کا ختنہ یہ ہے کہ شرمگاہ کی اوپر والی طرف مرغ کی کلغی جیسی چمڑی کاٹی جائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کا ختنہ کرنے والی عورت کو فرمایا تھا :

"تم اونچی جگہ کاٹنا اور اسے بالکل ختم ہی نہ کردیا کرو، کیونکہ یہ چہرے کو زیادہ خوبصورت کرتی ہے، اور خاوند کے لیے زیادہ باعث محظوظ ہے"

یعنی تم کاٹنے میں مبالغہ سے کام نہ لو، یہ اس لیے کہ مرد کا ختنہ کرنے کا مقصد مرد کو قلفہ یعنی چمڑی کے نیچے جمع ہونے والی نجاسب سے پاک کرنا ہے، اور عورت کا ختنہ کرنے کا مقصد اس کی شہوت کو اعتدال میں لانا ہے، کیونکہ اگر لڑکی کا ختنہ نہ ہو تو اس کی شہوت بہت زیادہ شدید ہوتی ہے.

اسی لیے عرب کے ہاں گالی گلوچ کے وقت "یا بن القلفاء" کہا جاتا ہے، جس کا معنی ہے بغیر ختنہ کے زیادہ شہوت والی کے بیٹے.

اسی لیے تتاری اور انگریزوں کی عورت میں اتنی زیادہ فحاشی پائی جاتی ہے جو مسلمان عورت میں نہیں، اور اگر لڑکی کا ختنہ کرتے وقت چمڑی کاٹنے میں مبالغہ کیا جائے اور زیادہ کاٹ دی جائے تو پھر شہوت کمزور ہوجاتی ہے، جس سے مرد کا مقصد پورا نہیں ہوتا، اور اگر کاٹنے میں مبالغہ نہ ہو تو پھر شہوت کو اعتدال میں لانے کا مقصد پورا ہوجاتا ہے.

واللہ تعالی اعلم. اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (114/21).

5- ختنہ کرنے والے شخص کو اجرت یا مال دینا جائز ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ختنہ اور علاج معالجہ کرنے کے لیے کسی شخص کو اجرت پر لانا جائز ہے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، اور اس لیے بھی کہ یہ ایسا فعل ہے جس کی ضرورت ہے، اور پھر اس کی شرعا بھی اجازت ہے، اس لیے دوسرے مباح اور جائز کاموں کی طرح اس کام کے لیے کسی کو اجرت پر لانا جائز ہوا.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (314/5).

واللہ اعلم.